سید ضمیر جعفری

(حالات زندگی)

اصل نام ضمیر حسن ہے۔ یکم جنوری ۱۹۱۶ء کو ضلع جہلم کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم گاؤں کے ایک سکول میں حاصل کی، گورنمنٹ ہائی سکول جہلم سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج کیمبل پور (اٹک) سے ایف اے جبکہ اسلامیہ کالج لاہور سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد صحافت کے کوچے میں قدم رکھا، روزنامہ ''احسان'' کے سب ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ پھر دہلی جا کر کلرک بنے، بعد ازاں فوج میں کمیشن حاصل کیا اور میجر کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ فوج سے فارغ ہونے کے بعد سی۔ ڈی۔ اے میں ڈائریکٹر تعلقات عامہ مقرر ہوئے، یہاں سے فارغ ہونے کے بعد پاکستان نیشنل سنٹر میں ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے تعینات کر دیئے گئے۔ کچھ عرصے کے لیے مرکزی وزارت برائے امور مہاجرین میں مشیر برائے تعلقات عامہ بھی رہے۔

سید ضمیر جعفری بیک وقت شاعر، ادیب، صحافی اور دانشور بھی ہیں، پچاس سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں۔ سید ضمیر جعفری سنجیدہ اور مزاحیہ ہر دو طرح کی شاعری کرتے ہیں۔ مگر ان کی شہرت کا باعث ان کی مزاحیہ شاعری ہے۔ ان کی شاعری میں طنز کی کاٹ بہت مدہم ہے اور مزاحیہ عنصر سر چڑھ کر بولتا ہے۔ وہ معاشرتی ناہمواریوں پر گہری نظر رکھتے ہیں اور متوسط طبقے کی نفسیاتی اور معاشی الجھنوں کا نقشہ بڑی مہارت سے کھینچتے ہیں۔ وہ طبقاتی تضادات کی مضحک کیفیت کو اُجاگر کرنے کے مشتاق ہیں اور قاری کو بے ساختہ کھلکھلا کر ہنسنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

مزاحیہ شاعری میں ضمیر جعفری کو پیر و مرشد کا درجہ حاصل ہے۔ مزاح کی تخلیق میں جس سادگی اور روانی سے اُنھوں نے زندگی کے چہرے سے نقاب اُٹھایا ہے اور اِس کے اظہار میں شائستگی اور تہذیب فن کا ثبوت دیا ہے۔ بلا شبہ دورِ حاضر میں اکبرالہ آبادی کے بعد وہ طنز و مزاح کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔

دسمبر ۱۹۹۸ء میں ضمیر جعفری اپنے بیٹے کے پاس امریکہ چلے گئے۔ ۱۹۹۹ء میں وہیں اُن کا انتقال ہوا۔

ریل کا سفر

(سید ضمیر جعفری)

مقاصدِ تدریس

- طلبہ کو نظم کے بین السطور معنوں سے لطف اُٹھانے کا طریقہ سکھانا۔
- اُردو ادب میں سید ضمیر جعفری کے مقام سے آگاہی دلانا۔

الفاظ و تراکیب

ملت بیضا	مردم شماری	للکارا	پیچاک	صیقل
لاؤلشکر	عبث	نفوس	روزن	تیر و نشتر

اسی میں ملت بیضا سما جا، کود جا، پھر جا
تری قسمت میں لکھا جا چکا ہے تیسرا درجا

نہ گنجائش کو دیکھ اس میں نہ تو مردم شماری کر
لنگوٹی کس، خدا کا نام لے، گھس جا، سواری کر

عبث گننے کی یہ کوشش کہ ہیں کتنے نفوس اِس میں
کہ نکلے گا بہر عنوان تیرا بھی جلوس اس میں

وہ کھڑکی سے کسی نے مورچہ بندوں کو للکارا
پھر اپنے سر کا گٹھڑا دوسروں کے سر پہ دے مارا

کسی نے دوسری کھڑکی سے جب دیکھا یہ نظارا
زمین پر آ رہا دھم سے کوئی تاج سردارا

یہ سارے کھیت کے گنے کٹا لایا ہے ڈبے میں
وہ گھر کی چار پائی تک اٹھا لایا ہے ڈبے میں

کسی پیچاک میں صیقل کلہاڑا جگمگاتا ہے
کسی روزن سے اک کالا سلیپر منہ کو آتا ہے

کھڑے حقے بمعہ مینار آتشدان کو دیکھو
یہ قوم بے سرو سامان کا سامان تو دیکھو

وہ اک رسی میں پورا لاؤ لشکر باندھ لائے ہیں
یہ بستر میں، ہزاروں تیر و نشتر باندھ لائے ہیں

صراحی سے گھڑا، روٹی سے دستر خوان لڑتا ہے
مسافر خود نہیں لڑتا مگر سامان لڑتا ہے

مشق

۱) ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) شاعر کے خیال کے مطابق ملت بیضا کا کیا مطلب ہے؟

ب) ریل گاڑی کے مسافروں کی قسمت میں تیسرا درجہ کیوں لکھا گیا ہے؟

ج) شاعر نے گاڑی میں سوار مسافروں کو کس نام سے یاد کیا ہے اور کیوں؟

د) ریل کے مسافر اپنے ساتھ کیا لائے تھے؟

ہ) "مسافر خود نہیں لڑتا مگر سامان لڑتا ہے" اِس جملے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

۲۔ نظم "ریل کا سفر" کی روشنی میں ذیل مصرعے مکمل کریں۔

الف) لنگوٹی کس، خدا کا نام لے ....

ب) وہ گھر کی چارپائی تک اُٹھا لایا ہے ....

ج) کسی پیچاک میں صیقل کلہاڑا جگمگاتا ہے ....

د) یہ بستر میں، ہزاروں تیر و نشتر باندھ لائے ہیں ....

ہ) مسافر خود نہیں لڑتا مگر سامان لڑتا ہے ....

۳۔ نظم کے پہلے چار اشعار کی تشریح کریں۔

۴۔ نظم "ریل کا سفر" کا تنقیدی جائزہ لیں۔

۵۔ نظم میں ریل میں سوار مسافروں کی جو بُری حالت بیان کی گئی ہے اُسے اپنے الفاظ میں لکھیں۔

۶۔ ذیل الفاظ و مُرکبات کو جملوں میں استعمال کریں۔

ملت بیضا، تاجِ سرِ دارا، پیچاک، نفوس، صیقل، روزن۔

۷۔ سید ضمیر جعفری کے مزاحیہ کلام کی روشنی میں اُن کی فنی شاعری پر نوٹ لکھیں۔

قطعہ

قطعہ کے معنی کسی چیز کے حصے، ٹکڑے اور جزو کے ہیں۔ اصنافِ سخن کی اصطلاح میں قطعہ ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں ایک شعر کا مفہوم دوسرے شعر سے وابستہ ہو اور اس کے مضمون میں تسلسل پایا جائے۔ بعض لوگ قطعہ کے مضامین اور ہیئت کے تسلسل کی وجہ سے اس کو قصیدے کا ٹکڑا سمجھتے تھے اور ان میں کچھ مطابقت اور مشابہت بھی پائی جاتی ہے۔ دراصل یہ صنف قصیدے سے منقطع ہو جانے سے معرضِ وجود میں آئی اور پھر لوگوں نے آہستہ آہستہ اس کو "قطعہ" کہنا شروع کر دیا۔

سرگرمیاں

ا۔ اساتذہ کرام طلبہ میں تخلیقی صلاحیتیں پیدا کرنے کے لیے اُن سے مختلف نوعیت کے مضامین، نثر/نظم لکھوائیں۔
۲۔ اساتذہ کرام طلبہ سے کہدیں کہ اگر آپ نے کبھی ریل میں سفر کیا ہے تو اُس کا آنکھوں دیکھا حال لکھیں۔

اشاراتِ سبق

۱) طلبہ کو سید ضمیر جعفری کی شاعرانہ خوبیوں سے آگاہ کیا جائے۔
۲) سید ضمیر جعفری کا چند ہم عصر مزاحیہ شعراء سے موازنہ کیا جائے۔